بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳	۱۱ ماہ صلح ۱۳۲۴ ھش	۲۵ محرم الحرام ۱۳۶۴ ھ	۱۱ جنوری ۱۹۴۵ ء	نمبر ۱۰

37

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۶ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گھٹنہ کی درد کی تا حال شکایت ہے۔ رات کو نیند بھی کم آتی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو تین روز سے دردِ نقرس کا دورہ ہے۔ آج درد میں نسبتاً کمی ہے۔ لیکن نیند نہ آنے کی تکلیف اب بھی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم ثانی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت داڑھ میں درد اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ اور کمزوری بے حد ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۵ محرم الحرام ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعض اہم ارشادات

جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقعہ پر

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء جلسہ سالانہ پر مصلح موعود کے متعلق تقریر شروع کرنے سے پیشتر چند ضروری امور کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جنہیں فی الحال خلاصۃً درج ذیل کیا جاتا ہے۔

رسالہ فرقان

رسالہ فرقان کی اشاعت اور اسکی خریداری کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ میں نے اجازت دی ہے۔ کہ دو تین سال تک ابھی رسالہ فرقان برابر شائع کیا جائے۔ اور آئندہ صرف غیر مبائعین سے تعلق رکھنے والے مضامین ہی اس میں شائع نہ ہوں۔ بلکہ بہائیوں کے زہر کا بھی ازالہ کیا جائے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب جس طرح پہلے اس میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ اور اسکی اشاعت کے ثواب میں شریک ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح وہ اس دوسرے دور میں بھی رسالہ فرقان جاری رکھنے والوں کی ہمت افزائی کریں گے۔ اور رسالہ کی اشاعت میں حصہ لیں گے۔

سیرت حضرت ام المومنین حصہ دوم

سیرت حضرت ام المومنین حصہ دوم کی خریداری کی طرف بھی حضور نے توجہ دلائی اور فرمایا پہلی جلد بڑی محنت سے مرتب کی گئی تھی۔ اور جماعت کے دوستوں نے بھی اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ دوسری جلد کی خریداری میں بھی احباب

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی مدد کریں گے

زنانہ بورڈنگ سکول

حضور نے فرمایا افریقہ میں بھی زنانہ بورڈنگ سکول جاری کرنے کی سکیم ہے۔ وہاں کے ایک دوست نے ۱۵ ہزار روپیہ کی زمین اس غرض کے لئے وقف کر دی ہے۔ اور وہاں کی مستورات چندہ کر کے یہ سکول جاری کرنا چاہتی ہیں۔ ان کا میرے نام خط آیا ہے۔ کہ ہندوستان کی احمدی خواتین سے بھی امداد کی درخواست کی جائے۔ لجنہ کو میں نے تحریک کر دی ہے۔ جس نے چار ہزار روپیہ امداد میں دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں ایک ایسا سکول کھولنے کا بھی ارادہ ہے۔ جو لنڈن میٹرک یا سینئر کیمبرج کا امتحان دلا سکے۔

نائیجیریا کے لئے مبلغ کی ضرورت

فرمایا۔ نائیجیریا سے حکیم فضل الرحمن صاحب مبلغ نے اطلاع دی ہے۔ کہ نائیجیریا کے ایک حصہ میں کثرت سے عیسائی پائے جاتے ہیں۔ ان کے لئے ایک مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو کم سے کم بی۔ اے یا ایم۔ اے ہو۔ اس سال وہاں انشاء اللہ ایک گریجوایٹ مبلغ بھجوا دیا جائے گا۔ تاکہ عیسائیت کے زہر کا ازالہ ہو۔

تفسیر کبیر کی اشاعت

تفسیر کبیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ اس وقت دو جلدیں قرآن کریم کی تفسیر کی تیار ہو رہی ہیں۔ ایک آخری پارہ کی ہے۔ جو نصف کے قریب ہو چکی ہے اور ایک پہلے پارہ کی ہے۔ جو نصف سے زیادہ ہو چکی ہے میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ جلسہ کے دو چار مہینہ کے اندر اندر آخری پارہ کی تفسیر چھپ جائیگی اور پھر دو تین مہینہ کے اندر شائع کر دی جائیگی۔ اسکے بعد انشاء اللہ پہلے پارہ کی تفسیر شائع کر دی جائیگی۔ وما توفیقی الا باللہ۔ اس کی اشاعت میں دقت پریس کے نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ اب میں نے تحریک جدید کی طرف سے ایک پریس خرید لیا ہے۔ اور امید ہے کہ جنوری میں پریس فٹ ہو کر تفسیر کی چھپوائی شروع ہو جائیگی۔ اگر پریس کی دقت نہ ہوتی۔ تو جس طرح پچھلے سال شائع شدہ حصے دوستوں کے دکھلانے کے لئے میں نے دفتر میں رکھوا دیئے تھے۔ اسی طرح اس سال بھی رکھوا دیتا۔

جماعت احمدیہ سے خطاب

جو ذیل نظم جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقعہ پر جناب مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر نے پڑھ کر سنائی۔

تابعین حضرت احمد بتاؤ تو ذرا ۔۔۔ حضرت محمود سے تم نے سنا تو کیا سنا

اصل مقصد بعثت احمد کا تھا تبلیغ دیں ۔۔۔ جس میں ہم نے اب تک ایسی کوشش کی ہی نہیں

ہم کو قوموں پر مسلط احمدیت چاہیئے ۔۔۔ ہم کو گھر گھر احمدیت کی اشاعت چاہیئے

سینکڑوں ہیں ملک اور ان میں زبانیں ہیں جدا ۔۔۔ بے زبانی سے بھلا تبلیغ ہو سکتی ہے کیا

وسعت تبلیغ کو صدہا زباندان چاہیئے ۔۔۔ اور پھر تبلیغ کا بھی ساز و سامان چاہیئے

انکی تعلیموں پہ لاکھوں کا کروڑوں کا ہی خرچ ۔۔۔ علم ناقص ہو تو پھر تبلیغ پہ آتا ہے حرف

کچھ بڑے چندوں کی امداد و کچھ ہمت بڑھے ۔۔۔ عزم ملکہ قربانیاں کرنے کا اور طاقت بڑھے

ہیں کہاں خدام احمد اور کہاں انصار دیں ۔۔۔ زندگیاں وقف کر دیں رب کے سب درکار ہیں

ہم میں سے لاکھوں نکل جائیں پے تبلیغ دیں ۔۔۔ تشنہ کامان حقیقت پائیں تا دین متیں

سینکڑوں ہیں بستیاں افریقہ میں ایسی عجیب ۔۔۔ مذہب حقہ کی پیاسی دین حق سے بے نصیب

احمدی کہلا کے ہم تبلیغ میں ہوں سست گام ۔۔۔ احمدیت کے یہ دعوے اور ایسا سست کام

حشر میں کس مونہہ سے جائینگے خدا کے سامنے ۔۔۔ کیا کرینگے پیش خدمت مصطفےٰ کے سامنے

کیا کہینگے کیا اشاعت ہم نے کی اسلام کی ۔۔۔ کیا نہ سمجھی جائیگی یہ احمدیت نام کی

اٹھ کھڑے ہو میرے شیرو نام پر اللہ کے ۔۔۔ کیونکہ تم ہو لشکری محمود حق آگاہ کے

کفر پہ حملے کرو ایسے کہ وہ نابود ہو ۔۔۔ اور دنیا دیکھ لے تم عاشق محمود ہو

تم کو وہ پیارا ہے تو کام اسکا پیارا ہو ضرور ۔۔۔ اس کا جو مقصد ہے وہ مقصد تمہارا ہو ضرور

آرزو گوہر کی کچھ خدمت اسلام ہو

ہم ضعیفوں سے بھی کچھ دین خدا کا نام ہو

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

المصلح الموعود

یعنی

دعویٰ مصلح موعود کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی معرکۃ الآراء تقریر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حلفیہ اعلان کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں

مرتبہ :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر ۱۹۴۴ء کے ابتدائی مہینہ میں اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ عظیم الشان انکشاف ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اپنے جس موعود لڑکے کی بشارت دنیا کو سنائی اور جس کے متعلق فرمایا کہ وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔ وہ آپ ہی ہیں۔ اور آپ ہی وہ مصلح موعود ہیں جس کے مبارک ہاتھوں پر قوموں کا احیاء اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ مقدر ہے۔ یہ پیشگوئی جو اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ چونکہ ہوشیارپور میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شائع فرمائی تھی اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہٗ نے نہ صرف قادیان میں اپنے مصلح موعود ہونے کا پرزور اعلان فرمایا بلکہ ہوشیارپور۔ لدھیانہ اور دہلی میں بھی جلسے منعقد کرکے اللہ تعالیٰ کی قسم کھاکر حضور نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ میں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کی آمد کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی اور جس کے متعلق متعدد پیشگوئیاں آپ نے فرمائیں۔ گو یہ اعلان سال کے ابتداء میں ہی مختلف مقامات پر بڑے زور کے ساتھ کردیا گیا تھا اور سلسلہ کے اخبارات نے بھی اسکی اشاعت میں حصہ لیا مگر چونکہ یہ جلسہ سالانہ اس لحاظ سے خاص طور پر اہمیت رکھتا تھا کہ یہ وہ پہلا جلسہ سالانہ تھا جو حضور کے دعویٰ مصلح موعود کے بعد آیا اس لئے حضور نے ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء کو ایک بار پھر بڑے زور سے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان ہزاروں کے مجمع کے سامنے فرمایا جن میں نہ صرف احمدی اصحاب کثیر تعداد میں موجود تھے بلکہ ہندو سکھ اور غیر احمدی دوست بھی بہت بڑی تعداد میں تھے۔ یہ تقریر جو کئی گھنٹہ جاری رہی اور جس میں حضور نے اس موضوع سے تعلق رکھنے والے تمام امور پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ اگرچہ کتابی صورت میں انشاء اللہ جلد شائع ہو جائیگی۔ مگر اس لئے کہ احباب کے سامنے اس تقریر کا خلاصہ آجائے بعض جستہ جستہ امور پیش کئے جاتے ہیں:

حضور نے فرمایا ۱۸۸۴ء میں جب براہین احمدیہ شائع ہوئی دشمنان اسلام نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کو اپنے لئے ایک مستقل خطرہ سمجھتے ہوئے آپکی مخالفت شروع کردی جن میں پنڈت لیکھرام اور منشی اندرمن صاحب مرادآبادی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے پنڈت لیکھرام وہ ہیں جنہوں نے براہین احمدیہ کی تردید میں ایک کتاب بھی لکھی۔ یہ حالات بتاتے ہیں کہ دشمنان اسلام کو براہین احمدیہ کی اشاعت سے ہی یہ محسوس ہونے لگ گیا تھا کہ اگر اسلام کی شاندار تقویت کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو وہ اپنی کوششوں میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ انہوں نے مخالفانہ کوششیں شروع کردیں۔ افسوس کہ مسلمان بھی اسی رو میں بہہ گئے اور بجائے اسکے کہ وہ حقیقت پر غور کرتے انہوں نے بھی آپ کو اپنے تیروں کا ہدف بنالیا۔ ان حالات کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاص طور پر اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اور چونکہ خاص دعاؤں کیلئے علیحدگی اور تخلیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسبارہ میں بھی آپ نے دعائیں کیں کہ کونسا مقام اس غرض کے لئے موزوں ہے۔ آخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپکو ہوشیارپور کا مقام اس غرض کے لئے بتایا گیا اور آپ صرف تین ہمراہیوں سمیت چالیس دن تک شیخ مہر علی صاحب رئیس ہوشیارپور کے ایک بالاخانہ پر جو شہر سے باہر تھا دعائیں کرتے رہے۔ اس عرصہ میں کسی کو آپ سے ملنے کی اجازت نہیں تھی۔ اٹھائیس دن کے بعد آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ہوشیارپور سے ہی ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں مصلح موعود کے متعلق آپ نے وہ پرجلال پیشگوئی فرمائی جو کان امراً مقضیاً تک ہے۔

اس اشتہار کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی محض اس لئے کی گئی تھی کہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت سے نجات پائیں۔ قبروں میں دبے پڑے لوگ باہر آئیں۔ دین اسلام کا شرف ظاہر ہو۔ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر عیاں ہو۔ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

حضور نے یہ بھی لکھا کہ اب لڑکا بموجب وعدۂ الٰہی نو برس میں ضرور پیدا ہو جائیگا۔ اس پر لوگوں نے اعتراض کیا کہ نو برس کی میعاد تو بہت لمبی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جن صفاتِ خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ وہ ایسی ہیں کہ کسی لمبی میعاد سے ان کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ تاہم آپ نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور توجہ کی تو مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ مگر یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ یہ لڑکا وہی موعود ہے یا کوئی اور۔ اسکے مطابق بشیر اول کی پیدائش ہوئی اور جب بشیر اول فوت ہو گیا۔ تو لوگوں نے شور مچانا شروع کردیا کہ جس لڑکے کے متعلق اتنی بڑی پیشگوئیاں کی گئی تھیں وہ تو زندہ ہی نہیں رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سبز اشتہار میں اس کا جواب دیا کہ الہامات میں تو ایک لفظ بھی ایسا نہ تھا جس سے ثابت ہوتا کہ بشیر اول ہی اس پیشگوئی کا مصداق تھا۔ اسی طرح آپ نے یہ بھی لکھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں دو لڑکوں کی خبر دی گئی تھی۔ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" تک بشیر اول کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اور "اس کے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا" سے لیکر "کان امراً مقضیاً" تک مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی اشتہار میں یہ بھی تحریر فرمایا کہ اے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا ہے۔ (یعنی بشیر اول کی موت کو) حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئیگی۔ اسی طرح فرمایا مجھے جو الہام ہوا تھا او کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد و برق اس الہام میں ظلمات سے مراد بشیر اول کی موت تھی اور رعد و برق سے مراد دوسرے بشیر کا ظہور ہے۔ یہ الہام صاف بتا رہا تھا کہ دونوں بشیر ایک ہی زمانہ میں ہونگے۔ پس غیر مبائعین کا یہ کہنا کہ مصلح موعود تین سو سال کے بعد آئیگا سراسر غلط ہے کیونکہ ان کی بات کو تسلیم کرنے کے معنے یہ بنتے ہیں کہ ظلمات تو آج ظاہر ہوگئی مگر اسی بادل کی رعد و برق تین سو سال بعد ہوگی جو بالبداہت باطل ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ اے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھا ہے حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئیگی اس کے بھی یہی معنے تھے کہ دوسرا بشیر جلد آنے والا ہے ورنہ اس کے معنے یہ ہونگے کہ ظلمت تو تم نے دیکھ لی مگر روشنی تین سو سال کے بعد آنے والے لوگ دیکھینگے اس لئے تم خوشی سے اچھلو اور کودو۔ یہ بات بھی صریحاً عقل کے خلاف ہے۔

پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نام حضور نے ایک خط میں یہ الہام تحریر فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں تو یوسف کی یاد کرتے کرتے یا دیوانہ ہو جائیگا یا ہلاک ہو جائیگا۔ یعنی تیرے زمانہ میں وہ ظاہر نہیں ہوگا۔ مگر فرماتا ہے شاہت الوجوہ ان دشمنوں کے مونہہ کالے ہو جائینگے اور تو ضرور یوسف کو دیکھیگا۔ یہ الہام بھی بتا رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ہی اس موعود کا پیدا ہونا ضروری تھا۔ ورنہ یوسف کی مثال کے کیا معنے ہوسکتے ہیں۔ حضرت یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو اپنی زندگی میں دیکھ لیا تھا۔ یہ تو نہیں کہ ان کی وفات کے تین سو سال بعد ان کی نسل کو کہیں پتہ لگا ہو۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مصلح موعود کا ظہور زمانہ مسیح موعود میں ہی بتایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں یتزوج ویولد لہ۔ اسی طرح فرماتے ہیں۔ لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہ رجال۔ اگر دوسرا رجل آئندہ کسی زمانہ میں سمجھا جائے۔ تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ پھر ایمان اٹھ جائیگا جسے تین سوسال کے بعد واپس لانا پڑیگا۔ حالانکہ خود مولوی محمد علی صاحب بھی یہ بات نہیں مانتے۔

حضور نے فرمایا:۔

اس پیشگوئی کو جماعت کے کئی لوگ مجھ پر چسپاں کرتے تھے۔ مگر میں سنجیدگی سے اس مسئلہ پر غور نہیں کرتا تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا۔ اگر اس کے لئے الہام کی ضرورت نہیں۔ تو مجھے کسی دعوے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر الہام کی ضرورت ہے۔ تو جسے الہام ہوگا دعوے کریگا۔ یہاں تک کہ خداتعالےٰ نے جنوری ۱۹۴۴ء کے شروع میں جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات مجھے ایک رویا دکھایا۔ اس موقعہ پر حضور نے وہ رویا تفصیل کے ساتھ سنایا۔ جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اور قسم کھا کر اعلان فرمایا۔ کہ یہ رویا اللہ تعالےٰ کی طرف ہی سے مجھے دکھایا گیا ہے۔ اگر میں نے جھوٹ بولا ہو۔ تو خداتعالےٰ میرے ساتھ وہ سلوک کرے۔ جو جھوٹوں اور مفتریوں کے ساتھ کیا کرتا ہے۔

فرمایا اس رویا نے مجھ پر ظاہر کردیا۔ کہ مصلح موعود کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس کا میں ہی مصداق ہوں۔

فرمایا میں کسی خوبی کا اپنے لئے دعویدار نہیں ہوں۔ میں فقط خداتعالےٰ کی قدرت کا ایک نشان ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے خداتعالےٰ نے مجھے ہتھیار بنایا ہے۔ اس سے زیادہ نہ مجھے کوئی دعوے ہے۔ نہ مجھے کسی دعوے میں خوشی ہے۔ میری ساری خوشی اسی میں ہے۔ کہ میری خاک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آجائے۔ اور اللہ تعالےٰ مجھ پر راضی ہو جائے۔ اور میرا خاتمہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کے قیام کی کوشش پر ہو۔

اس کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل پیشگوئیوں پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ کہ وہ کس طرح حضور کے وجود میں پوری ہو چکی ہیں

اول:۔ وہ علوم ظاہری سے پُر کیا جائے گا

دوم:۔ وہ علوم باطنی سے پُر کیا جائیگا۔

سوم:۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا اور اسلام کی تبلیغ اس کے ذریعہ سے مختلف ملکوں میں ہو گی۔

چہارم:۔ وہ اسیروں کا رستگار ہو گا۔

پنجم:۔ وہ موجب ظہور جلال الٰہی ہو گا۔

ششم:۔ خدا کا سایہ اسکے سر پر ہو گا۔

ہفتم:۔ وہ یوسف ہو گا۔

آخر میں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین نے مصلح موعود کے بارہ میں جو اعتراضات کئے ہیں۔ ان تمام کا حضور نے تفصیل کے ساتھ جواب دیا۔ اور فرمایا مولوی صاحب کے سب اعتراضات بے حقیقت ہیں۔ اور خداتعالےٰ کے انکشاف کے بعد تو ان کی کوئی حقیقت باقی ہی نہیں رہتی۔ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ میں نے جھوٹ بولا۔ تو مجھ سے مباہلہ کرلیں۔ اگر وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ خواب شیطانی ہے تو قسم کھا کر اسکا اعلان کریں پھر خداتعالےٰ کا ہاتھ دیکھیں۔ اور اگر وہ کہتے ہیں۔ کہ خواب تو سچا ہے۔ جیسا کہ مصری صاحب نے کہا ہے۔ تو پھر اسکی حقیقت پر مضمون لکھیں۔ میں انشاء اللہ اسکا جواب دونگا۔

آخر میں حضور نے فرمایا:۔

اے میرے دوستو میں اپنے لئے کسی عزت کا خواہاں نہیں۔ نہ جب تک خداتعالےٰ ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار۔ ہاں خداتعالےٰ کے فضل کا امیدوار ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی عزت کے قیام اور دوبارہ اسلام کو پاؤں پر کھڑا کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گزشتہ کاموں یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصہ ہو گا۔ اور وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی۔ اور مسیحیت کا خاتمہ کرینگی۔ ان میں سے ایک ایڑی میری بھی ہو گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

ارشادات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

دینی باتیں استقلال اور توجہ کے ساتھ سنو

(۱) جن چیزوں کی انسان کو قدر ہوتی ہے ان کے ضائع ہونے کو وہ برداشت نہیں کرسکتا۔ (سیر روحانی صـ۲)

(۲) کس طرح ممکن ہے۔ کہ ایک مومن کے سامنے وہ نعمت پیش کی جارہی ہو۔ جو روحانیت کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہے جو قیامت کے دن کام آنے والی اور موت کے بعد انسان کی نجات کا موجب بننے والی ہے اور پھر وہ اس کے حصول سے بے اعتنائی کرے۔ (سیر روحانی صـ۲)

(۳) ہر سمجھانے والا وہی بات ... سمجھایا کرتا ہے جو سامعین کے علم میں نہ ہو .... پس اگر اپنے علم سے کوئی بالا بات پیش کی جارہی ہو۔ تو ہمیشہ اسے زیادہ توجہ کے ساتھ سننا چاہیئے۔ (سیر روحانی صـ۲)

(۴) انسان جب کوئی بات سنے۔ تو توجہ سے سنے۔ اپنے دل میں خشیت اللہ پیدا کرے۔ دین کی باتوں کی طرف رغبت اور شوق کا اظہار کرے۔ اور روحانی حسن کو دیکھنے کی کوشش کرے۔ (ملفوظات۔ الفضل ۴ر مئی ۱۹۴۴ء)

(۵) تم اپنے آپ کو سطح زمین (جس میں کوئی گڑھا نہ ہو۔ سخت پتھریلی ہو۔ جب آسمان سے پانی نازل ہوتا ہے۔ تو نہ وہ آپ پانی پیتی ہے۔ اور نہ پانی جمع کرتی ہے ناقل) کی طرح مت بناؤ۔ کہ دینی تعلیم کا پانی اس پر گرے۔ اور تم اسے قبول کرنے سے محروم رہ جاؤ (ملفوظات الفضل ۴ مئی ۱۹۴۴ء)

(۶) بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک دفعہ انسان بات سنتا ہے۔ تو اس کے دل پر اثر نہیں ہوتا۔ تو دوسری دفعہ سنتا ہے تو اثر نہیں ہوتا۔ تیسری دفعہ سنتا ہے۔ تو اثر نہیں ہوتا۔ لیکن کوئی موقعہ ایسا بھی آجاتا ہے۔ جب ایک بات اس کے کانوں میں پڑتی ہے۔ اور اسکو یوں کھا جاتی ہے۔ کہ اس کے دل کا تمام زنگ اتر جاتا ہے۔ اور اس کے قلب کی سیاہی دور ہو جاتی ہے۔ (ملفوظات الفضل ۴ مئی ۱۹۴۴ء)

(۷) کسی کو کیا پتہ کہ اسکی اصلاح کا اللہ تعالےٰ کیطرف سے کونسا وقت مقرر ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ وہ ہر دینی بات کو سنے پھر اللہ تعالےٰ جس وقت چاہیگا اسکی اصلاح بھی ہو جائیگی۔ (ملفوظات الفضل ۴ مئی ۱۹۴۴ء)

(۸) ہم اپنے زمانہ میں دیکھتے ہیں بڑی بڑی زبردست باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ بڑی بڑی تقریریں کی جاتی ہیں۔ بڑی بڑی علمی اور روحانی باتیں بتائی جاتی ہیں۔ لوگ ان باتوں کو سنتے ہیں۔ سر بھی ہلاتے ہیں۔ سبحان اللہ بھی کہتے جاتے ہیں۔ زندہ باد کے نعرے بھی ان کی زبانوں سے سنے جاتے ہیں۔ مگر ہم سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ کہ جب یہ لوگ اپنے گھروں کو جائیں گے۔ تو یہ سبق ان کو بھولا ہوا ہوگا۔ اور اگر ان سے پوچھو کہ کیا کہا گیا تھا۔ ہمیں تو یاد نہیں صرف اتنا پتہ ہے۔ کہ خدا اور رسول کی باتیں بتائی گئی تھیں۔

ضروری ہے کہ جماعت ان باتوں کو یاد کرے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ وہ اسکے الفاظ یاد کریں۔ میں یہ کہتا ہوں وہ اسکے مضمون اور اسکی روح اور اسکے مفہوم کو یاد کریں۔ (خطبہ جمعہ الفضل ۲۶ جون ۱۹۴۴ء)

(۹) جب کوئی بات کی جائے۔ تو اس پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اسے پوری توجہ کے ساتھ سننا چاہیئے۔ میں نے بتایا تھا کہ یہ بہت بڑا نقص ہے کہ ادھر ایک بات ختم ہوتی ہے۔ اور ادھر فوراً دوسرا سوال کردیا جاتا ہے۔ اسکے صاف معنی یہ ہوتے ہیں۔ کہ جب پہلی بات بیان کی جارہی ہوتی ہے۔ تو اس وقت وہ شخص اپنے دل میں سوال کو دہراتا رہتا ہے۔ اسکی توجہ اس امر کیطرف ہوتی ہی نہیں۔ کہ جو بات بیان کی جارہی ہے۔ اسے میں توجہ سے سنوں۔ بلکہ وہ اپنے سوال میں ہی محو ہوتا ہے۔ یہ طریق قابل اصلاح ہے۔ کسی کو کیا پتہ کہ اسکی اصلاح اور روحانی ترقی کے لئے کونسا وقت مقرر ہے۔ اور کب وہ وقت آنے والا ہے۔ جب اسکے کان میں کوئی ایسی بات پڑ جائے۔ جو اسکے اندر ایک تبدیلی پیدا کردے۔ اگر کوئی شخص توجہ سے ہر بات سنیگا۔ تو اس بات کا امکان ہوسکتا ہے۔ کہ اسکی اصلاح کا وقت جلد آجائے۔ لیکن جب وہ اپنے خیالات میں ہی محو رہیگا۔ تو نہ دینی باتوں کو توجہ سے سن سکیگا۔ اور نہ اسکے دل میں خشیۃ اللہ پیدا ہوگی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک رویا اور "پیغام صلح"

از مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے ایل ایل۔ بی۔ پلیڈر گجرات

چوہدری فتح محمد صاحب عزیز وکیل گجرات انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ایک سرگرم ممبر ہیں۔ ایک دن پیغام صلح کے وہ پرچے جن میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری کا مضمون "سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رؤیا۔ دربارہ مصلح موعود کی تعبیر پر مشتمل شائع ہوا تھا۔ مجھے پڑھنے کے لئے دیئے۔ میں نے مضمون بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا۔ اور عزیز صاحب سنتے رہے۔ جب اس مقام پر پہنچا۔ جہاں مصری صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خواب کے اُس حصہ کے متعلق اپنی تاویل درج کی ہے۔ جسمیں حضور کی زبان پر انا محمد عبدہ و رسولہ اور انا المسیح الموعود اور انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ کے فقرات جاری ہوئے ہیں۔ تو عزیز صاحب نے انتہائی نفرت اور غصہ سے مصری صاحب کی تاویل کی نسبت فرمایا:۔ "یہ لغو ہے بے معنی ہے۔ میں حیران ہوں کہ "پیغام صلح" کا ایڈیٹر اس قسم کے لغو مضامین کو اپنے پرچہ میں شائع ہی کیوں ہونے دیتا ہے؟ میں آصف صاحب (ایڈیٹر پیغام صلح) کو لکھوں گا۔ کہ وہ اس قسم کے بے معنی مضامین اپنے اخبار میں شائع نہ کیا کریں۔ اور اس کے بعد اس مضمون پر اوپر سے نیچے تک لکیریں کھینچ کر پرچہ جیب میں رکھ لیا۔

اس کے بعد خاکسار نے ایک مضمون مصری صاحب کی خود ساختہ تعبیر کی لغویت کے اظہار کے لئے لکھا جو الفضل ۲۴ اکتوبر ۴۴ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں خاکسار نے مصری صاحب کی بیان کردہ تاویل کو جہاں علم تعبیر الرؤیا کی روشنی میں بدلائل قویہ غلط ثابت کیا۔ وہاں شَہِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا کے اصل کے مطابق ان کی اپنی جماعت کے سرگرم رکن عزیز صاحب کی رائے کا بھی مختصر ذکر کر دیا۔ اور برعایت مضمون مندرجہ بالا واقعہ کی تفصیل درج کرنا مناسب سمجھا۔ جب یہ مضمون الفضل میں شائع ہوا تو خاکسار نے عزیز صاحب کو دکھایا۔ انہوں نے کہا "یہ آپ نے غضب کیا کہ میری رائے کو اخبار میں شائع کر دیا۔ میری نسبت تو پہلے ہی ہمارے ہیڈ کوارٹرز (پیغام بلڈنگس) میں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ میں دہریہ ہو گیا ہوں۔ باغی ہوں۔ اب "الفضل" میں میری یہ رائے پڑھ کر نہ معلوم وہ لوگ میری نسبت کیا خیال کرینگے"۔

میں نے عزیز صاحب سے کہا کہ اگر آپ کی "شہادت حقہ" کو شائع کر دیا گیا ہے۔ تو اس میں گھبرانے کا کونسا موقعہ ہے؟ اور میں نے تو ابھی سارے واقعہ کو درج مضمون بھی نہیں کیا بلکہ آپ کے مصری صاحب پر اظہار غیظ وغضب نیز پیغام صلح کے پرچہ پر پنسل سے خط تنسیخ کھینچنے کا واقعہ بھی ذکر نہیں کیا۔ اس لئے آپ کو بجائے مجھ سے ناراض ہونے کے میرا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ میں نے اس "کلمہ حق" کو جو اتفاقاً آپ کی زبان سے نکل گیا آپ اور آپ کی آئندہ نسلوں کے فائدہ نیز دوسرے اہل پیغام کی رہنمائی کے لئے شائع کر دیا۔ لیکن عزیز صاحب کی گھبراہٹ میں کوئی کمی نہ ہوئی اور وہ کہنے لگے۔ کہ "آپ نے مجھے ایسی آکورڈ پوزیشن (حالت پریشانی) میں ڈال دیا ہے۔ کہ میرے لئے اپنی پوزیشن کو صاف کرنا ضروری ہو گیا ہے"۔

پیغام صلح کی بلندیٔ اخلاق

کچھ دن کے بعد وہ راستہ میں مجھ سے ملے اور مجھ سے کتاب "کامل التعبیر" مانگی۔ میں نے عرض کیا آپ خاکسار کے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور جو اعتراضات آپ کو میرے مضمون پر اس کتاب کے حوالجات کی روشنی میں ہوں انکے بارہ میں مجھ سے تبادلہ خیالات فرمانے کے بعد اگر آپ کتاب لے جانا چاہیں تو بیشک لے جائیں اس کے بعد نہ وہ تشریف لائے اور نہ کتاب لی لیکن ایک لمبا چوڑا خط ایڈیٹر پیغام صلح کو لکھا جسے مدیر پیغام نے ۱۵ نومبر ۴۴ء کے پرچہ میں "خادم گجراتی کی اخلاقی فرمائیگی۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل گجرات کا مکتوب" کے ڈبل عنوان کے ساتھ شائع کر کے اہل پیغام کی بلندی اخلاق اور حسن خطابت کا بہترین مظاہرہ کیا ہے۔ مگر مضمون کیا ہے؟ شروع سے آخر تک اس بغض وعناد کا آئینہ دار ہے۔ جس کا سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور حضور کے خدام کی نسبت ہر مبغض پیغامی کے دل میں ہونا لازمی ہے۔ اور جس کا صحیح نقشہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں کھینچا ہے۔ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ (آل عمران)

ناراضگی کیوں؟

سوال یہ ہے کہ عزیز صاحب اس قدر ناراض کیوں ہوئے ہیں؟ کیا میں نے غلط بیانی کی۔ ہرگز نہیں۔ خود عزیز صاحب اس مضمون میں اقرار کرتے ہیں کہ خاکسار نے جو لکھا وہ درست تھا۔ اور فی الواقع عزیز صاحب نے مصری صاحب کے مضمون سے "اختلاف رائے" کیا۔ پھر ناراضگی کیوں ہے؟ فرماتے ہیں:۔ "خادم صاحب نے اخلاق کے ضابطہ کو بالائے طاق رکھ کر ایک لمبی چوڑی گفتگو سے ایک ادھورا سا مفہوم اپنے الفاظ میں بیان کر کے میری طرف منسوب کر دیا ہے"۔

اب جبکہ میں نے وہ تمام "لمبی چوڑی گفتگو" اس مضمون کے شروع میں درج کر دی ہے۔ تو کیا میں سمجھ لوں کہ اب میں عزیز صاحب کے "ضابطہ اخلاق" کی پابندی سے عہدہ برآ ہو چکا ہوں۔

مندرجہ بالا فقرہ میں عزیز صاحب نے یہ اثر ڈالنے کی بھی کوشش کی ہے۔ کہ گویا جو کچھ میں نے لکھا وہ عزیز صاحب کے الفاظ میں نہیں تھا۔ بلکہ خاکسار نے اسے "اپنے الفاظ" میں بیان کیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ میں نے عزیز صاحب کی طرف سابقہ مضمون میں منسوب کیا یا اب اس مضمون میں کیا ہے۔ وہ خود عزیز صاحب ہی کے الفاظ ہیں۔ اور عزیز صاحب کبھی صاف لفظوں میں یہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتے کہ وہ ان کے الفاظ نہیں کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ انہی کے الفاظ ہیں اپنے اس مضمون میں بھی انہوں نے صاف لفظوں میں یہ نہیں کہا کہ انہوں نے وہ الفاظ نہیں کہے جو میں نے ان کی طرف منسوب کئے۔

"نرالا ضابطہ اخلاق"

باقی رہا عزیز صاحب کا یہ لکھنا کہ میں نے کیوں اپنے سابقہ مضمون میں اس امر کا ذکر نہیں کیا کہ عزیز صاحب کو مولوی محمد علی صاحب کے نقطہ نگاہ سے اتفاق تھا۔ تو اس کے متعلق عرض ہے کہ جس موقعہ پر عزیز صاحب نے مصری صاحب کی بیان کردہ تعبیر کو "لغو" قرار دیا تھا اس موقعہ پر کسی اور کا نقطہ نگاہ زیر بحث تھا ہی نہیں۔ بلکہ صرف اور صرف مصری صاحب کی خود تراشیدہ تعبیر پڑھی جا رہی تھی۔ مولوی محمد علی صاحب کا "نقطہ نگاہ" نہ اسوقت سامنے تھا اور نہ اس کا عزیز صاحب نے اس موقعہ پر ذکر کیا۔ لیکن اگر بغرض بحث یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ اسوقت عزیز صاحب نے یہ کہا تھا کہ میرے نزدیک مصری صاحب کا "نقطہ نگاہ" لغو ہے۔ ہاں مولوی محمد علی صاحب کا نقطہ نگاہ قابل قبول ہے۔ تو میں عزیز صاحب سے پوچھونگا کہ وہ کونسا ضابطہ اخلاق ہے جو ضروری قرار دیتا ہے۔ کہ جب میں بحث تو مصری صاحب کی تعبیر کی لغویت پر کر رہا تھا۔ اور مصری صاحب کی بیان کردہ تعبیر کے خلاف عقلی اور نقلی شہادتیں پیش کر رہا تھا۔ وہاں میں آپ کے اس غیر متعلق بیان کو بھی ضرور پیش کرتا جسمیں آپنے مولوی محمد علی صاحب کے نقطہ نگاہ کی تائید کی تھی؟ ہاں اگر آپنے اس موقعہ پر مصری صاحب کی تائید میں بھی کچھ کہا ہوتا لیکن میں اس حصہ کو اپنے مضمون سے حذف کر دیتا تو یہ بات ضرور قابل اعتراض ہوتی۔ لیکن یہ امر تو آپ کو بھی مسلّم ہے کہ آپ نے مصری صاحب کے "نقطہ نگاہ" یا ان کی تعبیر کے حق میں ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکالا۔ پس وہ کونسا نرالا ضابطہ اخلاق ہے جسکے "بالائے طاق" رکھنے کا آپنے مجھ پر الزام لگایا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا رویا

مولوی محمد علی صاحب کا یہ نقطہ نگاہ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا رؤیا دربارہ انکشاف مصلح موعود۔ "از قبیل امانی" ہے۔ اتنا بودا اور مضحکہ خیز ہے کہ خاکسار نے اپنے سابقہ مضمون میں اسکی تردید کی بھی ضرورت نہیں سمجھی کیونکہ جو عقلمند انسان سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خواب کو ایک دفعہ بھی پڑھ لیگا اس کی کانشنس فوراً ہی گواہی دیگی کہ حضور کا یہ خواب از قبیل امانی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ علاوہ اس کی حیرت انگیز تفصیلات اور جاذبیت کے اس خواب کا سب سے اہم نظارہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین دشمن کے خوف سے بھاگ رہے ہیں۔ اور خوف کی انتہائی حالت میں ہیں۔ راستہ کی تلاش میں ہیں۔ جھیل کو عبور فرما رہے ہیں۔ وغیرہ ذالک اب دنیا میں کون عقلمند انسان ہے جو بحالت صحت دماغ یہ کہہ سکے کہ یہ نظارہ "از قبیل امانی" ہے کیا یہ انسان کی "خواہش" ہوتی ہے کہ وہ دشمن کے خوف سے بھاگتا پھرے؟ ہرگز نہیں بلکہ اس کے بالکل الٹ ہر انسان کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ اپنے دشمن کو مغلوب کرے۔ اور اسکو اپنے آگے آگے بھاگنے پر مجبور کرے نہ یہ کہ خود دشمن سے خوفزدہ ہو کر بھاگ رہا ہو؟

پس مولوی محمد علی صاحب جیسے حاسد کے سوا اور کوئی انصاف پسند انسان "دشمن کے خوف سے بھاگنے" والے خواب کو "از قبیل امانی" قرار نہیں دے سکتا۔ علاوہ ازیں عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس خواب میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بتوں پر غالب آتے۔ توحید کا وعظ نہایت زور شور سے فرماتے۔ مشرکوں کو مسلمان بناتے۔ اور انہیں کلمۂ توحید پڑھاتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں۔ کہ یہ خواب "از قبیل امانی" ہے۔ یعنی حضرت امیر المومنین کی اپنی خواہش کا پرتو ہے۔ تو کیا یہ فرض کر لیا جائے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب یہ امر تسلیم کرتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی "دلی خواہش" یہی ہے۔ کہ حضور دنیا سے بت پرستی کو نیست و نابود کریں۔ توحید کا وعظ فرماتے رہیں۔ مشرکین کو حلقہ بگوش اسلام کریں۔ نیز یہ کہ حضور کی یہ "خواہش" اس قدر شدید ہے۔ کہ حضور کے جملہ خیالات پر حاوی ہو چکی ہے۔ اور حضور کو خواب میں بھی یہی نظر آتا ہے۔ کہ حضور توحید کا وعظ فرما رہے ہیں؟ لیکن ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء کے لئے یہ تسلیم کرنا موت ہے۔ کیونکہ اگر وہ یہ تسلیم کر لیں۔ تو ان کے "بغض محمود" کی بنیاد یکدم باطل ہو جاتی ہے۔

پس سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس رویاء کو کوئی پیغامی سوچ سمجھ کر "از قبیل امانی" قرار نہیں دے سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مصری صاحب نے (جنکو عزیز صاحب نے "فاضل اجل اور ایک سنجیدہ محقق" کا تازہ سرٹیفکیٹ دیا ہے) جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا رؤیا پڑھا۔ تو باوجود انتہا درجہ کے مخالف ہونے کے انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کے نقطۂ خیال سے علی الاعلان اختلاف کیا۔ اور کہا کہ یہ خواب از قبیل امانی نہیں ہو سکتا۔ یہ ہے تو منجانب اللہ لیکن اسکی درست تعبیر اہل قادیان کی سمجھ میں نہیں آئی۔ یوں لکھنے کو تو عزیز صاحب یہاں تک لکھ گئے ہیں۔ کہ "کہاں جناب مصری صاحب کا علم و زہد اور کہاں میری بے مائیگی؟"

لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ عزیز صاحب جہاں مصری صاحب کے علم و تحقیق کے قائل ہیں۔ وہاں ان کے "مضامین" کو اپنے لئے نہیں۔ بلکہ "مخالفین کے لئے قطعی حجت" سمجھتے ہیں۔

دل کی گواہی

عزیز صاحب پوچھتے ہیں۔ "خادم صاحب نے اپنے خیال کی تائید میں میری رائے کا حوالہ دیا ہے۔ کیا میں سمجھ لوں۔ کہ ان کا دل بھی یہی گواہی دے رہا ہے۔ کہ ایسی خوابیں منجانب اللہ نہیں ہو سکتیں؟"

اگر میرا مضمون "الفضل" میں شائع شدہ عزیز صاحب نے پڑھا نہ ہوتا۔ اور میرے "نقطۂ نگاہ" کا انکو علم نہ ہوتا۔ تو اس فقرہ کی "چستی" عزیز صاحب کے لئے کچھ مفید بھی ہو سکتی تھی۔ لیکن جب یہ حقیقت ہے۔ کہ وہ مضمون عزیز صاحب نے پڑھا۔ بلکہ ان کی یہ سب گالیاں اسی کے جواب میں ہیں۔ تو پھر عزیز صاحب کا یہ فقرہ محض "تجاہل عارفانہ" ہے۔ لیکن اگر انہیں مختصر الفاظ میں میرا نظریہ معلوم کرنے کا شوق ہو۔ تو سن لیں۔ کہ میرا دل یہی گواہی دے رہا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا رویاء یقیناً یقیناً منجانب اللہ ہے (واللہ علیٰ ما اقول شہید) جیسا کہ مصری صاحب کا بھی خیال ہے۔ لیکن مصری صاحب نے جو اسکی تعبیر کی ہے۔ وہ یقیناً لغو ہے۔ اور میرے اس خیال میں خود آپ میرے ہمنوا ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب سے مطالبۂ حلف

اس امر کا کہ آیا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا رُویا دربارہ مصلح موعود منجانب اللہ ہے یا از قبیل امانی فیصلہ اس طریق پر بھی ہو سکتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے اس رویاء کے منجانب اللہ ہونے پر ہوشیارپور۔ لاہور۔ لدھیانہ اور دہلی میں حلف مؤکد بعذاب اٹھا کر یہ اعلان فرمایا ہے۔ کہ یہ رویاء اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔ اور حضور کا یہ حلفی بیان الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اب کیا اس کے بالمقابل مولوی محمد علی صاحب حلف مؤکد بعذاب اٹھا کر یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضور کا یہ رویاء منجانب اللہ نہیں۔ بلکہ "از قبیل امانی" ہے۔ لیکن ہم پورے یقین اور کامل وثوق سے کہتے ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو قیامت تک ایسا حلف اٹھانے کی جرأت نہیں ہوگی کیونکہ ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ گو مولوی محمد علی صاحب منہ سے جو مرضی ہو۔ کہتے رہیں۔ مگر ان کا دل یہی گواہی دے رہا ہے۔ کہ ایسا خواب از قبیل امانی نہیں ہو سکتا۔

ایک لطیفہ

عزیز صاحب کا مضمون شائع ہونے کے بعد میں نے ان سے کہا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تو اپنے رویاء کے منجانب اللہ ہونے پر حلف مؤکد بعذاب اٹھایا ہے۔ اور یہ خاکسار بھی حلف مؤکد بعذاب اٹھا کر یہ کہنے کے لئے تیار ہے۔ کہ یہ رویاء منجانب اللہ ہی ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل کیا آپ بھی حلفاً یہ کہنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ یہ رؤیا از قبیل امانی ہے؟ عزیز صاحب نے تھوڑے سے تامل کے بعد کہا۔

"میں حلفاً نہیں کہہ سکتا۔ کہ خلیفہ صاحب کا یہ خواب منجانب اللہ نہیں ہے"۔

پس چونکہ خود عزیز صاحب کا اپنا دل ان کے خود بیان کردہ نظریہ کی تائید میں گواہی نہیں دے رہا تھا۔ اس لئے انہوں نے حسب مقولہ المرء یقیس علیٰ نفسہ خاکسار کے دل کو بھی اپنے ہی اوپر قیاس کر لیا۔

آزادئ رائے

عزیز صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔

"میں جناب مصری صاحب کو ایک فاضل اجل اور ایک سنجیدہ محقق خیال کرتا ہوں۔ ان کے مضامین بہت مدلل ہوتے ہیں۔ اور مخالفین پر قطعی حجت۔ مگر ہماری جماعت میں ذاتی رائے کو سلب نہیں کیا گیا۔ اور ہم بڑے سے بڑے عالم سے بھی نیک نیتی کی بناء پر اختلاف رائے کا حق رکھتے ہیں"۔

اہل پیغام کے ہاں بالعموم "حسن آزادئ رائے" کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ ان کی عملی زندگی میں اسکی کیا حقیقت ہے۔ اس کا انکشاف تو ان کی انجمن کے سابق جنرل سیکرٹریان خان بہادر میاں محمد صادق صاحب اور سید امجد علی شاہ صاحب سیالکوٹی کے مضامین شائع شدہ "الفضل" سے ہو چکا ہے۔ لیکن خود عزیز صاحب کے ہاں اس اصل کی جو قدر و قیمت ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ جب مصری صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کے نقطۂ نگاہ سے اختلاف کرتے ہوئے یہ لکھا۔ کہ حضرت امیر المومنین کا خواب منجانب اللہ ہے۔ تو عزیز صاحب ایڈیٹر پیغام صلح پر اس وجہ سے ناراض ہوئے۔ کہ اس نے مصری صاحب کا یہ مضمون پیغام صلح میں شائع کیوں کیا؟ یہاں تک کہ شائع شدہ مضمون پر پنسل سے X کی لکیریں کھینچ دیں۔ گویا عزیز صاحب کے نزدیک اس "آزادئ رائے" کا حق مصری صاحب کو نہیں تھا۔ صرف عزیز صاحب کے لئے ہی یہ حق مخصوص ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی جماعت میں "آزادئ رائے" کا حق سلب نہیں کیا گیا۔ تو پھر آپ خاکسار سے اس بناء پر خفا ہو کر گالیوں پر کیوں اتر آئے۔ کہ میں نے آپ کی "ذاتی رائے" کو الفضل میں شائع کر دیا؟ خصوصاً اس حالت میں جبکہ میں نے جو کچھ آپ کی طرف منسوب کیا تھا۔ اسکو آپ بھی درست تسلیم کر رہے ہیں۔ پس آپ کا اپنی "ذاتی رائے" کی اشاعت پر اپنے "ہیڈ کوارٹرز" میں "بدنامی" سے خوفزدہ ہونا صاف طور پر ثابت کرتا ہے۔ کہ در اصل آپ کی پارٹی میں "آزادی رائے" کا حق کسی کو حاصل نہیں۔ بلکہ آپ لوگ اپنے خیالات کے خلاف کسی دوسرے خیال کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ اور "آزادئ رائے" کا ادعا محض دکھاوا ہے۔ جس کی کوئی حقیقت آپ لوگوں کی عملی زندگی میں نہیں۔

قرآن وحدیث سے استدلال

عزیز صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "تعبیر رؤیا کی کتاب کے حوالے دیکر انہوں نے اپنے مضمون کو زینت دی ہے۔ یہ انہوں نے اچھا کیا ہے۔ کہ ایسے خواب کے متعلق قرآن اور احادیث سے کوئی استدلال نہیں کیا"۔

میں یہ تو کہہ نہیں سکتا۔ کہ عزیز صاحب نے میرا مضمون پڑھا نہیں۔ اور پڑھے بغیر ہی اس پر تنقید فرما دی ہے۔ کیونکہ وہ سب مضمون میں نے خود عزیز صاحب کو پڑھ کر سنایا تھا۔ اور بعد ازاں انہوں نے "الفضل" کا وہ پرچہ بھی مجھ سے لے لیا تھا۔ اور مندرجہ بالا سطور کی تحریر کے وقت خاکسار کا مضمون ان کے پاس تھا۔ جیسا کہ وہ خود لکھتے ہیں۔ کہ:۔

.. الفضل مورخہ ۲۳ ۱۲۴ اس وقت میرے پیش نظر ہے" پس یہ امر تو یقینی ہے۔ کہ مندرجہ بالا تنقید کرنے سے قبل عزیز صاحب نے خاکسار کا سارا مضمون پڑھ لیا۔ پھر تعجب ہے کہ انہوں نے یہ کیوں کر لکھدیا کہ میں نے اس مضمون میں قرآن و حدیث سے استدلال نہیں کیا۔ خاکسار کے مضمون میں قرآن مجید سے بھی استدلال ہے اور حدیث سے بھی ۔ کیا مسند امام احمد۔ نسائی اور دارمی کی وہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ صلہ خاکسار کے مضمون میں "دائیں اور بائیں راستہ کی تعبیر" کے عنوان کے نیچے عزیز صاحب نے ملاحظہ نہیں فرمائی۔ جس میں لکھا ہے کہ دائیں راستہ پر کھڑا ہو کر بلانے والا شیطان" ہوتا ہے؟ کیا خاکسار نے اس حدیث کی اصل عبارت معہ ترجمہ نقل کر کے اس سے استدلال نہیں کیا؟ پھر کیا اسی حدیث کے ضمن میں ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ کی آیت خاکسار کے مضمون میں موجود نہیں؟ پھر کیا ووجدک ضالا فھدیٰ قرآن مجید کی آیت نہیں؟ اور کیا اس آیت سے خاکسار نے اپنے مضمون کے صلہ پر استدلال نہیں کیا؟ پس جس صورت میں خاکسار کے مضمون میں علاوہ کتب تعبیر الرؤیا کے متعدد حوالجات کے قرآن مجید اور حدیث سے بھی استدلال موجود ہے۔ عزیز صاحب کا یہ لکھنا کہ میں نے اپنے مضمون میں قرآن اور حدیث سے کوئی استدلال نہیں کیا۔ کیونکر درست ہو سکتا ہے؟ ہاں میں یہ ضرور تسلیم کرتا ہوں کہ اپنے مضمون میں میں نے آیت ووجدک ضالا فھدیٰ نقل کر کے اس سے استدلال تو کیا تھا۔ لیکن یہ نہیں لکھا تھا کہ یہ قرآن مجید کی آیت ہے۔ ممکن ہے اس وجہ سے عزیز صاحب نے یہ سمجھا ہو کہ یہ بھی "کتاب تعبیر" ہی کا کوئی اقتباس ہے۔ لیکن حدیث متذکرہ بالا کا حوالہ تو یہ بتا کر درج کیا تھا کہ یہ حدیث نبوی" ہے۔ پس عزیز صاحب کی اس سہل انگاری کا موجب سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا کہ انتہائی غیظ و غضب کے باعث وہ میرے مضمون کے مطالب کو تو بالکل بھول گئے۔ اور اس غصہ کی حالت میں جو کچھ کہہ سکے کہتے چلے گئے۔

آخری تیر

عزیز صاحب اپنے مضمون کے آخر میں یہ لکھتا ہیں:۔" خادم صاحب کی خوش گپیاں ہمیشہ زیب داستاں کے لئے ہوتی ہیں۔ اور کبھی کسی نے ان کو سنجیدہ معنوں میں نہیں لیا"۔ گویا عزیز صاحب کا یہ "آخری تیر" ہے۔ جس سے وہ بیک وقت دو شکار مارنا چاہتے ہیں۔ یعنی ایک طرف تو وہ اس طنز سے اپنا غصہ نکالنا چاہتے ہیں کہ میں نے ان کی شہادت کو کیوں شائع کیا؟ اور دوسری طرف وہ مصری صاحب اور دوسرے اہل پیغام کو یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ اگر عزیز صاحب کے مضمون کے جواب میں خاکسار سارے واقعہ کو بالتفصیل بیان کر دے تو وہ اس کو اہمیت نہ دیں اس کے جواب میں میں عزیز صاحب سے صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ اگر خاکسار کی معروضات اتنی ہی ناقابل توجہ ہیں تو خود آپ نے ان کو اس قدر التفات کیوں بخشا کہ ایک طول طویل مقالہ ان کے جواب میں سپرد قلم فرما کر پیغام صلح کے دو اڑھائی کالم سیاہ کر ڈالے؟ تو کیا اس فقرہ کی تحریر کا باعث وہ "نفسیاتی" نقطۂ نگاہ ہی تو نہیں۔ جس کا خاکسار نے اوپر ذکر کیا ہے؟ باقی رہیں آپ اور مدیر پیغام کی گالیاں تو ان کا جواب یہ ہے کہ ؎

تم کو ہی شایاں ہے کہ تم دیتے ہو دشنام
مجھ کو ہی زیبا ہے کہ میں کچھ نہیں کہتا

بقیہ

مسیح موعود کے منکر کے متعلق فتوے

منجانب دارالافتا الجامعۃ الاسلامیہ دیوبند

(۱)

کچھ عرصہ ہوا خاص پونچھ شہر میں ایک صاحب مسمی الٰہی بخش رنگریز حال ممبر جماعت احمدیہ پونچھ کے زیر تبلیغ تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انہوں نے بعد میں بیعت کر لی تھی۔ انہوں نے اپنی تسلی کے لئے ذیل کا استفتاء مختلف اسلامی اداروں میں بصیغۂ رجسٹری بھیجا تھا۔ وہ معہ جواب افادۂ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی غیر احمدی دوست اس فتوے کے متعلق شک میں ہوں۔ تو ان کے خرچ پر فتویٰ کا عکس بھی شائع کیا جا سکتا ہے یا وہ براہ راست ان اداروں سے دریافت فرما کر اپنی تسلی فرما سکتے ہیں:۔

استفتاء

"السلام علیکم۔ یہاں پر احمدیوں سے کچھ گفت و شنید شروع ہے۔ براہ مہربانی مطلع فرمائیں کہ جب مسیح ابن مریم اور حضرت امام مہدی تشریف فرما ہوں گے۔ تو ان کا ماننا کہاں تک ضروری ہوگا۔ اور جو مسلمان بھی ان کو نہ مانے۔ اس کے لئے کیا فتویٰ ہوگا۔ جواب کے لئے ایک آنہ کا لفافہ ارسال خدمت ہے۔ والسلام"

خاکسار:۔ الٰہی بخش رنگریز کوٹ پونچھ (کشمیر)
(بحیثیت غیر احمدی)

الجواب

رجسٹر الف نمبر ۱۱۶۹

(۱) "ماننے کے دو درجے ہیں۔ ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی اور رسول مانے سو یہ بعد نزول کے ساتھ خاص نہیں۔ اس معنی کے اعتبار سے اب بھی ان کا ماننا فرض اور جزو ایمان ہے۔ جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت سے انکار کرے۔ وہ کافر ہے۔ یہی حکم بعد نزول بھی باقی رہے گا کہ ان کے نبی و رسول ہونے کا عقیدہ فرض ہوگا"۔

(۲) "دوسرا درجہ ماننے کا یہ ہے کہ ان کی شریعت کا اتباع کیا جائے۔ یہ نہ اب جائز ہے اور نہ اس وقت جائز ہوگا۔ لیکن اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ اس امت کے امام ہو کر تشریف لائیں گے اس لئے وہ احکام بھی شریعت اسلامیہ ہی کے جاری کریں گے۔ اس بناء پر ان کا اتباع احکام میں بھی واجب ہوگا۔

الغرض

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد نزول کے بھی رسول اور نبی ہوں گے۔ اور ان کی نبوت کا اعتقاد جو قدیم سے جاری ہے۔ اس وقت بھی جاری رہے گا۔ مگر امت اسلامیہ کی قیادت وہ بحیثیت نبوت نہ کریں گے۔ بلکہ بحیثیت ایک امام ہونے کے کریں گے۔ جیسے ایک صوبہ کا گورنر دوسرے صوبہ میں چلا جائے اور ان کی قیادت کرے۔ اگرچہ وہ اپنے صوبہ کی گورنری سے معزول نہیں۔ اور اس کو گورنر ہی کہا جائے گا۔ لیکن اس صوبہ میں وہ بحیثیت گورنر کے کام نہیں کرتا۔ واللہ سبحانہٗ و تعالیٰ اعلم

اور امام مہدی علیہ السلام کو ماننا جزو ایمان نہیں ہے کیونکہ وہ نبی نہیں۔ البتہ اتباع ان کا اس وجہ سے کہ اس وقت وہ بھی امت کے امام ہوں گے۔ واجب ہوگا۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔ کتبہ احقر محمد شفیع عفی عنہ خادم دارالعلوم دیوبند (مہر دارالافتاء) ملتی

(ناقل) خاکسار عبدالکریم خان یوسف زئی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ پونچھ کشمیر)

صدمہ کے وقت حسن سلوک کرنیوالے

احباب کا شکریہ

جب ۱۲ر دسمبر کو میری بچی فوت ہوئی۔ تو قبر کھودنے والا قبرستان سے واپس آکر کہنے لگا کہ کچھ لوگوں نے مجھے قبر کھودنے سے روکدیا ہے۔ اور مولویوں نے کہا ہے کہ وہ کافر کی لڑکی ہے۔ لہذا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتی۔ قبرستان کمیٹی کے سیکرٹری صاحب میرے پاس ہی بیٹھے تھے۔ وہ فوراً سائیکل پر صدر قبرستان کمیٹی کی طرف گئے۔ قبل اسکے کہ وہ اجازت لے کر آتے۔ جب میرے محلہ والوں کو اس بات کا علم ہوا۔ تو ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا کہ اس قبرستان میں شرابی۔ کبابی۔ چور۔ ڈاکو رنڈیاں ہیجڑے اور ناجائز جنے ہوئے بچے اور ناجائز طور پر رکھی ہوئی عورتیں تو دفن ہوں۔ اور نہ دفن ہو تو مولوی صاحب کی لڑکی۔ جن کی برابری کا ایک بھی عالم سارے سی پی برار میں نہیں۔ خود انہوں نے کھودنے کے اوزار اٹھا لئے۔ اور یہ کہتے ہوئے کہ دیکھتے ہیں کون قبر کھودنے سے روکتا ہے۔ قبرستان کی طرف چل پڑے۔ اتنے میں سکرٹری صاحب آگئے۔ کہ صدر صاحب نے بھی اجازت دیدی ہے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ ایسے غم کے وقت میں ایسے سوال کا اٹھانا انسانیت کے خلاف ہے۔

اب جنازہ تیار ہو چکا تھا۔ اور میں یہاں تنہا ہی تھا۔ آس پاس بھی میلوں تک کوئی احمدی نہیں جسے بلا لیتا۔ اس لئے میں نے گھر والوں کو ساتھ لے کر مکان میں نماز جنازہ ادا کی۔ اور پھر میت کو قبرستان لے کر چلے۔ اور وہاں سب مسلمانوں نے نماز جنازہ پڑھی۔ اس وقت روکنے کے لئے تو کوئی نہ آیا۔ اور اگر آتا تو شائد بچ کر بھی نہ جاتا۔ مگر سارے شہر میں ایک طوفان مچا دیا اور اسی پر بس نہ کی۔ بلکہ ان لوگوں کے خلاف جنہوں نے میرے ساتھ حسن سلوک کیا۔ اخباروں میں شائع کرا دیا کہ وہ جواب دیں کہ کیوں انہوں نے ایک کافر کا ساتھ دیا۔ نماز جنازہ پڑھی۔ اور پھر لڑکی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرایا۔ میں ان احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے پردیس میں میرا ساتھ دیا۔ اور نہ صرف ساتھ دیا بلکہ میری خاطر انہوں نے اپنی جانوں کو سخت خطرہ میں ڈال دیا۔ اور اپنی ہمیشہ کی دوستیوں اور رفاقتوں کو نظر انداز کر دیا۔

جناب عبدالرحیم خاں صاحب مجسٹریٹ صدر قبرستان کمیٹی جناب عبدالرحمٰن صاحب و ماسٹر شیخ چاند صاحب سیکرٹریان۔ جناب ماسٹر فیروز الدین صاحب جناب ماسٹر اکبر خاں صاحب برادرم حسین خاں صاحب برادرم ولایت خاں صاحب جناب بابا میاں صاحب جناب عابد بھائی صاحب۔ جناب قاضی خلیل الرحمٰن صاحب برادرم محمد نذیر الدین صاحب برادرم محمد صغیر الدین صاحب۔ مکرمی جناب حاجی شیخ وزیر الدین صاحب

ان کی اہلیہ محترمہ نے کہہ دیا تھا۔ کہ اگر بچی کو قبرستان میں نہ دفن ہونے دیں۔ تو ہماری زمین میں دفن کردیں۔ عزیزم عزیز خاں صاحب۔ مکرمی عبدالمجید صاحب۔ برادرم مکرم مجید خاں صاحب۔ جناب ماسٹر عبدالکریم صاحب خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس کے علاوہ اکثر اساتذہ وکلاء و تاجر اصحاب نے بھی میرے ساتھ حسن سلوک کیا۔ اور کمال ہمدردی کا اظہار کیا۔ (صالح محمد احمدی از امراؤتی)

سکرٹری وصایا مقرر ہیں۔ وہ دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ کہ ہمارے ہاں فلاں شخص مقرر ہیں۔ تا ان سے خط و کتابت کرکے حضور کے ارشاد پر تعمیل کرتے ہوئے نظام نو کی بنیادوں کو وسیع تر کیا جاوے۔ امید ہے۔ کہ ہر حلقہ جلد از جلد سکرٹری مقرر کریگا اور دفتر ہذا کو اطلاع دیگا۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

اعلانات نکاح

(۱) حکیم محمد یعقوب صاحب ولد حکیم محمد ہاشم صاحب میمن سوداگر چرم ساکن ٹھاروشاہ سندھ کا نکاح ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا کی دختر مسماۃ غلام فاطمہ صاحبہ کے ساتھ بعوض مہر مبلغ پندرہ سو روپیہ مورخہ ۲/۱/۴۵ کو بعد نماز مغرب مسجد نور میں مولوی عبدالاحد صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

خاکسار شیخ عظیم الدین سوداگر چرم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ حال قادیان۔

(۲) میرے نواسہ میاں فضل حق سلمہٗ کا خطبۂ نکاح عزیزہ رضیہ مریم بنت حاجی عبدالکریم صاحب سے بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر ۲۹ر دسمبر ۱۹۴۴ء کو مسجد مبارک میں حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ حاجی محمد نذیر شاہجہان پور (یو۔پی)

اعلان نکاح

۷ر جنوری ۱۹۴۵ء کو مسجد نور میں خاکسار نے ضیاء الدین صاحب ولد گلاب دین نمبردار قوم راجپوت ...

بواسیر

حنفسم

خونی اور بادی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت دو روپے

ملنے کا پتہ:۔

دی بنگال ہومیو فارمیسی ریلوے روڈ قادیان

رفتار مجالس

سال رواں کی دوسری سہ ماہی

سال رواں کی دوسری سہ ماہی میں حسب ذیل دس مجالس علی الترتیب مجلس کے متعلق جملہ کاموں میں بحیثیت مجموعی مستعد ترین مجالس قرار دی گئی ہیں:۔

دارالبرکات (قادیان) چک ۹۹ شمالی سرگودھا دارالرحمت (قادیان) لاہور۔ اٹاوال ... بورڈنگ مدرسہ احمدیہ (قادیان) ... کشمیر حیدرآباد دکن۔ دارالعلوم (قادیان)

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

ایک دھوکہ باز کے متعلق اعلان

متعدد مقامات سے عہدیداران جماعت کی معرفت اطلاع ہے۔ کہ ایک شخص بنام کنور اقبال احمد دھوکہ فریب سے مرکز کی جعلی سفارشی چٹھیاں بنا کر اپنی امداد کے لئے چندہ جمع کر رہا ہے۔ اس نے مرکزی دفاتر سے دفتر کے فارم چرا کر "ناظر دعوۃ و تبلیغ" اور "پرائیویٹ سکرٹری" صاحب کے جھوٹے دستخط بنائے ہوئے ہیں۔ اور "ناظر دعوۃ و تبلیغ" اور "پرائیویٹ سکرٹری" کی جھوٹی مہریں بھی لگائی ہوئی ہیں۔ جماعتہائے احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس شخص کو ہرگز کوئی امداد نہ دی جائے۔ اور اس کے تفصیلی حالات دریافت کرکے مرکز کو اطلاع دی جائے۔ اور اسے پولیس کے حوالہ کیا جائے۔ نیز اگر کوئی اس طرح چندہ لینے آئے۔ تو آئندہ اسے روک کر بذریعہ تار مرکز سے پوچھ لیا کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جماعتیں توجہ کریں

تمام حلقہ جات اندرون ہند کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر حلقہ جلد از جلد اپنے ہاں ایک سکرٹری وصایا مقرر کرے۔ اور جس حلقہ میں

بعدالت جناب چودھری طفیل احمد صاحب جج بہادر درجہ دوئم گورداسپور

مقدمہ ۲

چودھری کرامت اللہ ولد بابو اکبر علی صاحب مرحوم اکبر منزل قادیان مینجنگ ڈائرکٹر سٹار ہوزری قادیان سائل بنام لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب وغیرہ مسئول علیہم

درخواست حصول سرٹیفکیٹ جانشینی نسبت جائیداد ترکہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم

اشتہار اخبار بنام (۱) لفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ Field Post Office No 3 Air force (۲) ضیاء اللہ خانوادہ Kazi ... ارباب روڈ پشاور (۳) انعام اللہ Akhoons Ltd. قادیان (۴) اکرام اللہ ولد بابو اکبر علی مرحوم (۵) اعزاز اللہ (۶) شفیع اللہ (۷) احسان اللہ نابالغان پسران بابو اکبر علی بولایت اکرام اللہ برادر خود (۸) مسماۃ سعیدہ بیگم (۹) مسماۃ حمیدہ بیگم (۱۰) مسماۃ فہمیدہ بیگم (۱۱) مسماۃ رشیدہ بیگم نابالغان دختران بابو اکبر علی صاحب مرحوم بولایت مسماۃ اقبال بیگم والدہ خود (۱۲) مسماۃ اقبال بیگم بیوہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم اکبر منزل قادیان تحصیل بٹالہ مسئول علیہم

مقدمہ مندرجہ بالا عنوان میں سائل مذکور نے درخواست نسبت حصول سرٹیفکیٹ جانشینی عدالت ہذا میں گذرانی ہے۔ جس کی سماعت کے واسطے تاریخ پیشی ۲/۲/۴۵ مقرر ہوئی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ کسی کو جو عذر نسبت درخواست مذکور ہو وہ بتقرر ۲/۲/۴۵ حاضر عدالت ہذا آکر پیش کریں۔ تحریر ۵/۱/۴۵

نوٹ:۔ سابقہ اشتہار برائے پیشی ۱۶/۱/۴۵ میں جو تحریر ہوا تھا۔ وہ سہواً غلطی سے درج کیا گیا تھا۔ اصل مقصد اشتہار وہ تھا۔ جواب مشتہر کیا جاتا ہے۔

(مہر عدالت)

(دستخط حاکم)

ضرورت ہے

سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان کے لئے ۱۲ ایسے اشخاص کی ضرورت ہے۔ جو گریجوایٹ ہوں۔ اور محنتی و تجارتی مذاق رکھتے ہوں۔ ایسے لوگوں کو سٹار ہوزری میں ہر قسم کی ٹریننگ دی جائے گی دوران ٹریننگ ایک سو روپیہ ماہانہ دیا جائیگا۔ امتحانی عرصہ ایک سال ہوگا اس کے بعد منتخب اشخاص کو ۱۰۰-۱۰-۱۵۰ کا گریڈ دیا جائیگا۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں جلد از جلد بھجوادیں۔ منتخب اشخاص کو پانچ سال ملازمت کا معاہدہ کرنا ہوگا۔

چیئرمین سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

... ساکن محلہ دارالعلوم قادیان کا نکاح مبارکہ بیگم صاحبہ بنت ... صاحب قوم راجپوت ساکن محلہ دارالعلوم قادیان سے بعوض ... مہر پڑھا۔ [illegible] قاضی محمد نذیر لائلپوری صدر محلہ دارالعلوم قادیان۔

45

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۰ جنوری - جیسا کہ کل خبر دی جا چکی ہے - امریکن فوجیں بہت بڑی گنتی میں فلپائن کے سب سے بڑے جزیرہ لوزان پر اتر گئی ہیں اور اس کے دارالسلطنت منیلا سے ۱۲۰ میل کے فاصلہ پر خلیج منگیانگ کے کنارے چار مقامات پر مضبوط مورچے قائم کر لئے ہیں - جنرل میکارتھر خود بھی اپنی فوجوں کے ساتھ لوزان پر اترے جاپانیوں نے بہت معمولی مقابلہ کیا - اتحادیوں نے بہت سے سپاہی اور سامان اس جزیرہ پر اتار دیا ہے اور پندرہ میل لمبے مورچہ پر آگے بڑھتے جا رہے ہیں - یہاں فوجیں اتارنے میں دو ہزار کشتیاں اور جہاز استعمال کئے گئے جن کی حفاظت آسٹریلین اور امریکن جنگی جہاز کر رہے تھے - فوجیں اتارنے سے قبل امریکن بمباروں نے زبردست ہوائی حملہ کیا - جاپانیوں نے ۱۹۴۲ء کے شروع میں لوزان پر قبضہ کیا تھا - ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ بھاری امریکن بمباروں نے خاص جاپان پر پھر بڑے زور کا حملہ کیا - بعض بمبار ٹوکیو پر بمباری کرتے رہے اور چالیس بعض دوسرے علاقوں میں - اور اس طرح مقابلہ کرنے والے جاپانی طیاروں کی توجہ بٹی رہی -

کانڈی ۱۰ جنوری - وسطی برما میں اتحادی فوجیں دو طرف سے مانڈلے پر بڑھ رہی ہیں - یعنی شوابو اور یو سے - یئے یو سے بڑھنے والے دستے ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ ۳۵ میل تک بڑھ چکے ہیں - ینیوا کا ریلوے سٹیشن بھی اسی لائن پر ہے

لنڈن ۱۰ جنوری - مغربی محاذ پر پہلی اور تیسری امریکن فوجیں اب ایک دوسرے سے صرف دس میل دور ہیں - اور ان سے اب دشمن کی اس سب سے بڑی سڑک کو بھی خطرہ پیدا ہو گیا ہے جس کے راستہ وہ آرڈن کے محاذ پر اپنی فوجوں کے لئے رسد اور سامان لاتے ہیں - جرمن مورچہ کے مغربی سرے پر مارشے اور لاروش کے درمیان بھی امریکن فوجوں نے پیشقدمی کی ہے اس محاذ پر بہت گھمسان کی لڑائی کے بعد اب جرمنوں کا زور بہت کم ہو گیا ہے - آرڈن کے جرمنوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے - جنرل بریڈلے نے ایک بیان میں کہا کہ بہت سے جرمن سپاہی قید کر لئے گئے ہیں - اس کے مقابلہ میں امریکن قیدیوں کی تعداد بہت کم ہے اگرچہ ابھی ہمیں سخت لڑائیاں لڑنی ہوں گی - مگر ہمیں اپنی کامیابی کے بارہ میں کوئی شک نہیں -

لنڈن ۱۰ جنوری - مشرقی محاذ پر جرمنوں نے کئی بار کوشش کی کہ روسی حلقہ کو توڑ کر بوڈاپسٹ میں داخل ہو جائیں - مگر ہر بار منہ کی کھائی - روسی چیکو سلوواکیہ میں اور آگے بڑھ گئے ہیں -

لنڈن ۱۰ جنوری - مارشل منٹگمری کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے - کہ آرڈینز کے مورچہ کے سارے شمالی محاذ پر جرمن مقامی لڑائی لڑ رہے ہیں - اور تین و چار ہزار گز کے درمیان پیچھے ہٹ گئے ہیں - کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو از سر نو مرتب کریں گے - لیسٹونے کے تنگ رستے کے دونوں طرف شدید لڑائی ہو رہی ہے جرمن جوابی حملے کر کے بعض طرف کچھ آگے بڑھ گئے ہیں - جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے - کہ جرمن فوج مغربی محاذ کے شمالی حصہ میں زبردست لڑائی لڑ رہی ہے - ولیم برگ کے جنوب میں لڑنے والی جرمن فوج سیگفرڈ لائن میں داخل ہو گئی ہے

نیویارک ۱۰ جنوری - بحیرہ اٹلانٹک کے امریکن بیڑے کے کمانڈر نے ایک بیان میں کہا - کہ ہو سکتا ہے - جرمن دو ماہ کے اندر اندر نیویارک پر اڑن بموں اور راکٹ بموں کے حملے شروع کر دیں - اس وقت اس سمندر میں جرمنوں کی تین سو آبدوزیں ہیں - مگر امریکن بیڑا انہیں ساحل کے قریب نہ آنے دے گا -

ایتھنز ۱۰ جنوری - شہر میں لوگوں کے گھروں کی تلاشی لی جا رہی ہے - اس وقت تک ۱۴۰۰ بندوقیں - اسی مشین گنیں - اور گیارہ ٹن ڈائنامیٹ برآمد کیا جا چکا ہے - شہر میں ۳۵ ہزار باغی تھے - جن میں سے آٹھ ہزار گرفتار ہو چکے ہیں - اور ۴۵۰ ہلاک و مجروح

برطانوی حکام نے اعلان کیا ہے کہ حکومت برطانیہ عوام کے لئے خوراک بہم پہنچانے کا انتظام کرے گی -

لنڈن ۱۰ جنوری - برطانی پارلیمنٹ کے دونوں ہاؤس کے ممبروں کا ایک وفد چند روز تک روس جا رہا ہے - آٹھ ممبر ہاؤس آف کامنز کے اور دو لارڈز کے ہونگے -

لنڈن ۱۰ جنوری - یونان کے نئے وزیر اعظم جنرل پلاسٹراس نے اعلان کیا ہے - نئی حکومت میں شاہ پسند اور باغیوں کے نمائندے شامل نہیں کئے جائیں گے - خیال کیا جاتا ہے - کہ یونان میں طویل خانہ جنگی کے امکانات ہیں - باغیوں اندران کے مویدین نے گارنٹی حاصل کئے بغیر غیر مسلح ہونے سے انکار کر دیا ہے -

راولپنڈی ۱۰ جنوری - ضلع ہذا کے بعض دیہات مثلاً چاک لالہ کہوٹہ - سید پور گوجر خان میں بھی برفباری ہوئی ہے - شہر راولپنڈی میں بھی بہت پڑ چکی ہے -

لاہور ۱۰ جنوری - گزشتہ سال مسز سروجنی نائیڈو کے داخلہ پنجاب پر جو پابندیاں لگائی گئی تھیں - اب انہیں دور کر دیا گیا ہے -

لاہور ۱۰ جنوری - کل شام کے پانچ بجے سر چھوٹو رام کی نعش ایک ایمبولنس کار کے ذریعہ ان کے گاؤں ضلع رہتک لے جائی گئی - جہاں آخری رسوم ادا کی جائیں گی - آپ کی وفات کل صبح گیارہ بجے ہوئی - اس کے بعد تمام عدالتیں - ہائیکورٹ - سرکاری دفاتر اور جملہ درسگاہیں بند کر دی گئیں - سر موصوف کی وفات کی خبر پر وزیر اعظم رو پڑے - آپ نے اپنے پیچھے بیوہ اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں - دونوں شادی شدہ ہیں - ان میں سے ایک پیدائشی اندھی اور بہری ہے -

لاہور ۱۰ جنوری - سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کی تقریب پر جو ۹ ارنومبر کو ہوا - ایم - سی - اے ہال میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ہوا تھا - فساد انگیزی کے الزام میں ۱۲ احراریوں کا چالان ہوا تھا کل ابتدائی سماعت کی تاریخ تھی مگر مزید کارروائی ۱۸ فروری پر ملتوی کر دی گئی جبکہ شہادت شروع ہو گی -

دہلی ۱۰ جنوری - خیال کیا جاتا ہے کہ ان دنوں کوئی سیاسی بات چیت اندر ہی اندر ہو رہی ہے - کل مسٹر ڈیسائی لیڈر کانگرس اسمبلی پارٹی نے وائسرائے ہند سے بات چیت کی - اس کے بعد گاندھی جی سے ملے - اور ان کے بعد نوابزادہ لیاقت علی خان سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نیز اسمبلی کی لیگ پارٹی کے ڈپٹی لیڈر سے ملے -

قصور ۱۰ جنوری - گندم ۹/۸/- سے ۹/۱۲/- تک - نخود ۱۵/۸/- - نوتی ۱۳/۱۲/- - پنولہ ۸/۱۴/- - مرچ ۲۲/-/- - گڑ ۱۳/-/-

لاہور میں سرسوں ۱۲/-/- ماش سبز ۱۶/-/- ماش سیاہ ۱۵/۸/- دال سور ۱۴/۱/-

امرتسر میں سونا ۳/۱۴ چاندی ۱۲۸/-/-

پونڈ ۴۶/۴/۰ روپے

لنڈن ۱۰ جنوری - مغربی محاذ پر آرڈینز کے مورچہ کے شمالی سرے پر جنرل منٹگمری اتحادی فوجوں کی کمانڈ کر رہے ہیں - اور اس کے شمال کی طرف امریکن فوجیں سامرے کے گاؤں کے پاس پہنچ گئی ہیں - کل...